Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 5 (July-Sep 2024)
HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

Artistic Merits of Iqbal's Poetry

اقبال کی شاعری کے فنی محاسن

Mushtaq Ahmad
Ph. D Scholar ،Department of Urdu National College of Business Administration & Economics Lahore, sub-campus Bahawalpur
mushtaqkharal46@gmail.com

Ansir Iqbal
M.Phil. Urdu, Department of Urdu National College of Business Administration & Economics Lahore, sub-campus Bahawalpur
ansir.ibex@gmail.com

Shamsa Kanwal
M.Phil. Urdu, Department of Urdu National College of Business Administration & Economics Lahore, sub-campus Bahawalpur
ma2551130@gmail.com

Abstract

Allama Iqbal's poetry has all the characteristics of grand poetry. It has a grand theme and a sublime selection of words. Along with grandeur of thought, it is full of artistic beauty. Epic similes and metaphors make it a masterpiece in Urdu literature. Its rhyme scheme is exemplary and its composition of words is marvelous. Iqbal has never imitated the classics but has his phraseology. His poetry enchants the reader and it evokes his sense of thinking. Iqbal provided a strong foundation for the poets to come. His symbols and terms are unique and make his poetry matchless. His imagery is very close to reality. The music in his poems enhances the beauty of words. His words seem to be speaking to the reader. References and allusions in his poetry depict his vast range of knowledge of different subjects. The philosophical touch to his verses makes this masterpiece of Urdu language and literature. His Urdu and Persian poetry is full of artistic mastery. Sometimes, the natural flow of words was so frequent that it created high-quality poetry. Ornament of beauty in literature finds a perfect place in his poetry.

Key Words: Sublime, Epic similes, metaphors, phrases, imagery

تعارف:۔

اقبال کے فن شاعری کا جائزہ لینے کے لئے مندرجہ ذیل عناصر کو خاص طور پر موضوع بحث بنانا ضروری ہے۔ یہ ان کے فن کے تشکیلی عناصر ہیں۔ الفاظ وتراکیب اور زبان، لفظی صنائع، ردیف قافیہ، تشبیہات، استعارات، علامات، اصطلاعات، تلمیحات، تضمینات، امیجری، موسیقیت زبان اور اسلوب۔ اقبال کے کلام کی فنی خوبیاں جانچنے کے لیے اب ان کی شاعری سے ان عناصر کا سراغ لگا کر اور ایک ایک کر کے جائزہ لیا جاتا ہے تاکہ ایک واضح اور روشن تصویر سامنے آ سکے۔

حسن الفاظ وتراکیب اور ایمانیت:۔

ہمارا قدیم فن تنقید شاعری میں الفاظ کے موزوں استعمال پر سب سے زیادہ زور دیتا ہے۔ جدید فن تنقید میں بھی الفاظ وتراکیب کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اقبال نے اپنی شاعری میں ہر طرح کے مضامین پیش کیے ہیں۔ ان مضامین کے لیے موزوں اور بر محل الفاظ کا انتخاب ان کی فنکارانہ مہارت کی دلیل ہے۔ بقول بصیرہ امبرین، "علامہ اقبال نے اپنی شعری اکلیم کو علم بیان کے بر محل استعمال سے جدت اور رعنائی بخشی ہے"(1)

لفظی صنائع:۔

اقبال کے کلام میں لفظی صنائع اگرچہ کم ہیں لیکن جہاں جہاں بھی استعمال ہوئی ہیں لطف سے خالی نہیں ہیں۔ ایک لفظی صفت تکرار الفاظ ہے جس سے حسن پیدا کیا جاتا ہے۔

پھول ہیں صحرا میں یا پریاں قطار اندر قطار

اودھے اودھے، نیلے نیلے، پیلے پیلے پیرہن(2)

کہیں کہیں صنعت ایہام سے بھی کام لیا گیا ہے۔

اقبال کے ہاں صنعت تجنیس بھی کہیں کہیں موجود ہے۔

سادہ لطیف اور آسان الفاظ:۔

اقبال کے کلام میں الفاظ کے انتخاب کے سلسلے میں عبد السلام ندوی لکھتے ہیں۔ زیادہ تر اس قسم کے الفاظ کو بھی وہ اقبال غزل ہی کی زبان میں نہایت لطافت کے ساتھ بیان کرتے ہیں جو غزل میں عام طور پر استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً ان کو یہ کہنا ہے کہ جو لوگ اپنے آپ کو خطرات میں مبتلا رکھنا پسند کرتے ہیں ان کے لیے امن و سکون اور عیش و عشرت کے مقامات موزوں نہیں ہیں اور وہ اس مضمون کو اس طرح بیان کرتے ہیں۔

خطر پسند طبیعت کو ساز گار نہیں

وہ گلستاں کہ جہاں گھات میں نہ ہو صیاد(3)

تغزل:۔

اسی خصوصیت کی بنا پر مجنوں گورکھپوری نے ڈاکٹر صاحب کے کلام کی نسبت یہ رائے قائم کی ہے۔

اگر ہم صحیح ذوق کے ساتھ اقبال کے کلام کا مطالعہ کریں تو کیا نظم میں کیا غزل میں جو کیفیت سب سے زیادہ نمایاں اور موثر طور پر محسوس ہوتی ہے وہ وہی ہے جس کو مجموعی طور پر غزل کہا جا سکتا ہے۔ ہم کو تو کبھی کبھی ایسا محسوس ہونے لگتا ہے کہ اقبال فطرتاً غزل گو تھے۔ اور اتنے بڑے نظم نگار ہونے کے بعد اور اس کے باوجود بھی وہ غزل گو ہی رہے نظموں میں انہوں نے ایک قسم کی غزل گوئی ہی کی ہے۔

جدت تراکیب:۔

یہی حال اقبال کی تراکیب کا ہے۔ بعض اوقات وہ پرانی تراکیب کو بھی استعمال کرتے ہیں لیکن نئی معنویت کے ساتھ۔ اکثر اوقات وہ نئی نئی تراکیب خود وضع کر لیتے ہیں۔

آسماں مجبور ہے شمس و قمر مجبور ہیں

انجم سیماب پا رفتار پر مجبور ہیں(4)

حسن ردیف و قافیہ:۔

اقبال ردیف و قافیہ کی تاثیر سے بخوبی واقف ہیں ایک خط میں وہ لکھتے ہیں۔

غزل اور رباعی کے لیے قافیہ کی شرط تو لازمی ہے اگر ردیف بھی بڑھا دی جائے تو سخن میں اور بھی لطف بڑھ جاتا ہے البتہ نظم ردیف کی محتاج نہیں قافیہ تو ہونا چاہیے۔

جدت قوافی:۔

اقبال شاعری کے لیے قافیہ کو ناگزیر سمجھتے ہیں البتہ ردیف کو اتنا ضروری نہیں سمجھتے۔ اقبال کے کلام میں ردیف اور قافیہ کے حسن استعمال کی کئی مثالیں موجود ہیں۔

دگرگوں ہے جہاں تاروں کی گردش تیز ہے ساقی

دل ہر ذرہ میں غوغائے رستاخیز ہے ساقی(5)

CC BY

صنعت سجع:۔

سجع ایک صنعت ہے جو خاص طور پر قافیے سے تعلق رکھتی ہے یعنی شعر میں پے درپے قافیے آتے ہیں جن میں اگر تکلف آورد نہ ہو تو کلام میں نہایت روانی برجستگی اور خوشنوائی پیدا ہو جاتی ہے اور ڈاکٹر صاحب کے کلام میں جابجا اس کی نہایت عمدہ مثالیں ملتی ہیں۔

نا سلیقہ مجھ میں کلیم کا، نہ قرینہ مجھ میں خلیل کا

میں ہلاک جادوئے سامری، تو قتیل شیوہ آذری

دم زندگی، رم زندگی، غم زندگی، سم زندگی

غم رم نہ کر، سم غم نہ کھا، کہ یہی ہے شان قلندری (6)

حسن ردیف:۔

اقبال کے نزدیک شاعری میں اگرچہ ردیف ضروری نہیں لیکن اس کے استعمال سے کلام میں حسن ضرور پیدا ہو جاتا ہے۔ البتہ شرط صرف یہ ہے کہ ان میں بھی جدت سے کام لیا گیا ہو۔ اقبال کے ہاں مختصر سادہ اور آسان ردیفیں بھی ملتی ہیں۔

خرد کے پاس خبر کے سوا کچھ اور نہیں

ترا علاج نظر کے سوا کچھ اور نہیں

گیسوئے تابدار کو اور بھی تابدار کر

ہوش و خرد شکار کر، قلب و نظر شکار کر (7)

جدت تشبیہات و استعارات:۔

اقبال کی شاعری میں تشبیہات و استعارات کی بھی کثرت ہے اچھوتی اور نئی تشبیہات کا استعمال اقبال کے اولین دور کے کلام سے شروع ہو جاتا ہے اور آخری دور تک برقرار رہتا ہے۔

جگنو کی روشنی ہے کاشانہ چمن میں

یا شمع جل رہی ہے انجمن میں

یا شب کی سلطنت میں دن کا سفیر آیا

غربت میں آکے چمکا، گمنام تھا وطن میں (8)

تشبیہات کا عربی استعمال:۔

اقبال کی بعض تشبیہات میں عربی تشبیہات کا رنگ روپ ہے۔ ان تشبیہات میں عربی فضا جھلکتی ہے۔ مثلاً مسجد قرطبہ کے ستونوں کو کھجوروں کے جھنڈ سے تشبیہ دے کر عربی فضا پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

تیری بنا پائیدار، تیرے ستوں بے شمار

شام کے صحرا میں ہو جیسے ہجوم نخیل (9)

مخصوص علامات و اصطلاحات اور تلمیحات:۔

اقبال کی علامت، اصطلاحات اور تلمیحات بھی یا تو نئی ہیں، یا پرانی لیکن نئے مفہوم میں استعمال کی گئی ہیں۔

اقبال کی علامات:۔

اقبال کے سمبلز کا بڑا مقام ہے۔ وہ تین چار استعارات تک محدود سمجھے جاسکتے ہیں۔ جن میں لالہ ءصحرا اور لالہ، تارا یا صبح کا تارا، شہباز اور شاہین، جگنو وغیرہ اہمیت رکھتے ہیں۔

اقبال کی تلمیحات:۔

اقبال کے کلام میں تلمیحات کی بھی فراوانی ہے تلمیح بھی ایک صنعت ہے جس میں کسی گزرے ہوئے مشہور واقعہ کے حوالے سے مضمون پیدا کیا جاتا ہے۔ اس صنعت کی خوبی یہ ہے کہ ایک بڑا مضمون نہایت اختصار سے ادا کیا جاسکتا ہے کیونکہ شاعر صرف اس واقعہ کی طرف اشارہ کر دیتا ہے جو قارئین کے ذہنوں میں محفوظ ہوتا ہے۔ اقبال کی تلمیحات کا ان کے شاعرانہ مقاصد سے گہرا تعلق ہے کیونکہ ان کی مدد سے وہ اپنے کلام کی روح یعنی عزم و استقلال، اطاعت و فرمانبرداری، ایثار و قربانی، شہادت و جانبازی، اور جفاکشی کو بڑی خوبصورتی سے پیش کرتے ہیں۔

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق

عقل ہے محوِ تماشائے لب بام ابھی (10)

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی

سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی (11)

اقبال کی امیجری (تصویر کشی):۔

اقبال کے کلام میں شاعرانہ مصوری کے بڑے عمدہ نمونے ملتے ہیں اسے اصطلاحی زبان میں اقبال کی امیجری کہا جاسکتا ہے

اقبال کی اردو نظم ایک آرزو اور فارسی نظم کشمیر میں جس انداز سے منظر کشی کی گئی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔

پانی کو چھو رہی ہو جھک جھک کے گل کی ٹہنی

جیسے حسین کوئی آئینہ دیکھتا ہو (12)

الغرض اقبال کی تمام شاعری اعلیٰ و ارفع ہے۔ شعرانہ معیارات کے عین مطابق ہے۔ انھوں نے حسب ضرورت صنائع و بدائع کا استعمال کیا ہے جس سے ان کی شاعری میں جدت اور تازگی کا عنصر پیدا ہو جاتا ہے۔ احمد حمدانی رقم طراز ہیں، "علامہ کے نزدیک تقلید اپنی نوعیت میں تخلیق کی ضد ہے۔ ان کے اس خیال کی تائید میں ان کا پورا کلام پیش کیا جاسکتا ہے جو ہماری شاعری میں تازگی و ندرت کا دلنشیں اور دلکش نمونہ ہے" (13)

cc BY

حوالہ جات

1۔ بصیرہ امبرین،1(2006)،قبال کی اردو شاعری۔فنی محاسن کا تحقیقی ولسانی مطالعہ،لاہور،اقبال اکادمی،ص12

2۔علامہ اقبال،مطالب کلام اردو،مرتب غلام رسول مہر،(2016)،لاہور،شیخ غلام علی اینڈ سنز،ص580

3۔ایضاً،ص534

4۔علامہ اقبال،(2001)بانگ درا،والدہ مرحومہ کی یاد میں،لاہور،الفیصل ناشران وتاجران کتب لاہور،ص172

5۔علامہ اقبال،مطالب کلام اردو،مرتب غلام رسول مہر،(2016)،لاہور،شیخ غلام علی اینڈ سنز،ص539

6۔علامہ اقبال،(2001)بانگ درا،میں اور تو،لاہور،الفیصل ناشران وتاجران کتب لاہور،ص193

7۔علامہ اقبال،مطالب کلام اردو،مرتب غلام رسول مہر،(2016)،لاہور،شیخ غلام علی اینڈ سنز،ص612

8۔۔علامہ اقبال،(2001)بانگ درا،جگنو،لاہور،الفیصل ناشران وتاجران کتب لاہور،ص57

9۔علامہ اقبال،مطالب کلام اردو،مرتب غلام رسول مہر،(2016)،لاہور،شیخ غلام علی اینڈ سنز،ص688

10۔علامہ اقبال،(2001)بانگ درا،غزل،لاہور،الفیصل ناشران وتاجران کتب لاہور،ص216

11۔علامہ اقبال،مطالب کلام اردو،مرتب غلام رسول مہر،(2016)،لاہور،شیخ غلام علی اینڈ سنز،ص544

12۔علامہ اقبال،(2001)بانگ درا،غزل،لاہور،الفیصل ناشران وتاجران کتب لاہور،ص29

13۔احمد حمدانی،(1995)،اقبال فکر وفن کے آئینے میں،لاہور،اقبال اکادمی،ص54